Regd. S. N. 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکومت کاشتکاری کا پیشہ اختیار کرنیوالے طلبا کو ہر ممکن امداد دیگی

مشرقی بنگال کے وزیر زراعت مسٹر مفیض الدین احمد کا اعلان

ڈھاکہ یکم مئی۔ مشرقی بنگال کے وزیر زراعت مسٹر مفیض الدین احمد نے کہا ہے کہ حکومت غلہ کی پیداوار بڑھانے کی زبردست مہم شروع کرنے والی ہے۔ ڈھاکہ کے زرعی کالج میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک کے زرعی نظام میں ایک خرابی یہ ہے کہ زراعت غیر تعلیم یافتہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو غذائی تحقیقات کے نتائج سے بے خبر ہوتے ہیں اور کاشت کے جدید طریقوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے آپ نے کہا کہ حکومت ان طلباء کو ہر ممکن امداد دے گی۔ جو کاشتکاری کا پیشہ اختیار کریں گے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ یکم مئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان خیرسگالی کے نئے دور کا آغاز

پاک و ہند کے سکولوں کے نمائشی کرکٹ میچ کے افتتاح کے موقعہ پر وزیراعظم پاکستان کی تقریر

کراچی یکم مئی۔ آج صبح کراچی میں بمبئی کے سکولوں کی منتخب ٹیم اور کراچی کے سکولوں کی منتخب ٹیم کے درمیان نمائش میچ شروع ہوا۔ وزیراعظم مسٹر محمد علی نے ہندوستان کے ہائی کمشنر ڈاکٹر موہن سنہا مہتہ کی طرف گیند پھینک کر میچ کا افتتاح کیا۔ ہندوستان کی ٹیم نے پہلے کھیل شروع کیا۔ اور وہ ۱۴۰ رن بنا کر آؤٹ ہوگئی۔ اس کے بعد پاکستانی ٹیم نے کھیلنا شروع کیا۔ کھیل ختم ہونے تک وہ ۱۶۱ رن بنا چکی تھی۔ اور اس کے پانچ کھلاڑی آؤٹ ہوئے تھے۔ کھیل شروع ہونے سے قبل وزیراعظم نے استقبالیہ کمیٹی کے سپاسنامہ کے جواب میں ایک تقریر کی۔ جس میں آپ نے کہا میں اس موقعہ پر آپ سے خطاب کرنا اپنی عزت افزائی خیال کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ یہ موقعہ باہمی خیرسگالی کے نئے دور کا آغاز ثابت ہوگا۔ یہ انتہائی مناسب ہے کہ اس رفاقت اور مفاہمت کے پیشرو اسکول کے لڑکے ہوں۔ وہی ہماری دونوں قوموں کے آئندہ ستون ہیں۔ اور صحت مند مسابقت اور رفاقت کا یہ جذبہ انتہائی مستحسن ہے جو مستقبل میں ہمارے بہت کام آئیگا۔ انہوں نے کہا۔ کہ "میں سردست کرکٹ کا ایک بہت مشکل کھیل کھیل رہا ہوں۔ اور میری ٹیم ابھی تک مکمل نہیں ہوئی۔ لیکن مجھے یقین ہے۔ کہ ہم عمدہ کارکردگی دکھائیں گے۔" آنریبل وزیر موصوف نے کہا۔ "میں ملک نیز ملک کے باہر آپ کی امکانی خدمت کرنے کی کوشش کروں گا۔ انہوں نے یہ وعدہ کیا۔ کہ "بہت جلد ایک معقول اور جدید اسٹیڈیم تعمیر ہو جائیگا۔" اور کہا کہ "پاکستان کرکٹ بورڈ کے واسطے میری خدمات حاضر ہیں۔ اور میں بڑی خوشی سے اس کی امکانی مدد کروں گا۔ سپاسنامہ میں کہا گیا تھا۔ کہ "ہمارے وزیراعظم کی حیثیت سے آپ نے قوم کو ایک نیا نظریہ ترقی کی نئی امید اور خوشحالی پر تازہ اعتماد دے چکے ہیں۔ ہم آپ پر فخر کرتے ہیں۔ اور ہمیں اعتماد ہے۔ کہ آپ مخالفت اور عیاری کے وار سے ملک کی ٹیم کو بڑی شان اور شوکت سے بچاتے رہیں گے۔" اس کے بعد ڈاکٹر موہن سنہا مہتہ نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ "ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان کرکٹ کا کھیل ہوتا رہے گا۔ مسٹر محمد علی نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے۔ وہ در اصل بہت امید افزا ہیں۔ اور ان کے الفاظ دونوں ملکوں کے درمیان رفاقت اور مفاہمت کو ترقی دینے میں بڑا کام کریں گے۔"

حکومت برطانیہ پاکستان کو ۸ ٹیکنیکل سکولوں کیلئے آلات اور دوسرا سامان دیگی

کراچی یکم مئی۔ حکومت برطانیہ نے کولمبو منصوبہ کے تحت پاکستان کو ۸ ٹیکنیکل ہائی سکولوں اور کئی فنی اداروں کے لئے آلات اور دوسرا سامان دینا منظور کیا ہے۔ ان ہائی سکولوں میں سے ایک کراچی میں قائم ہوگیا ہے۔ اور باقی عنقریب قائم ہونے والے ہیں۔ یہ سکول ڈھاکہ چٹاگانگ۔ بوگرا۔ پشاور۔ کوئٹہ حیدرآباد بنگال کے شہر جوہرآباد اور بہاولپور میں قائم کئے جائیں گے۔ پشاور اور جوہرآباد کے سکول ۲ ماہ میں مکمل ہو جائیں گے۔ ڈھاکہ کا سکول آئیندہ سال کے شروع میں اور باقی جگہوں کے سکول آئیندہ سال میں قائم ہو جائیں گے۔ ہر سکول میں ۲۴۰ طالب علم ہوں گے۔ اور ان کو یہاں فنی تعلیم حاصل کرنے پر ڈگریاں دی جائیں گی حکومت برطانیہ ایک ٹیکسٹائل ٹیکنیکل سکول اور چند اور فنی اداروں کے لئے بھی آلات اور سامان دے گی برطانیہ نے آئیندہ چار سال تک ہر سال دس پاکستانی اساتذہ کو تربیت دینا بھی منظور کر لیا ہے۔

غذائی پیداوار میں اضافہ کی تدابیر

کراچی یکم مئی۔ لارڈ بوائڈ اور "زیادہ غلہ اگاؤ" کی مرکزی ہنگامی کمیٹی کے صدر مغربی پاکستان کے مختلف یونٹوں کا دس روز تک دورہ کرنے کے بعد کل کراچی آ گئے۔ وہ لاہور۔ پشاور۔ بہاولپور اور کوئٹہ گئے۔ جہاں پر انہوں نے "زیادہ غلہ اگاؤ" کی صوبائی ہنگامی کمیٹیوں سے نیز اعلیٰ سرکاری افسروں سے غذائی پیداوار میں فوری اضافہ کرنے کی تدابیر پر تبادلہ خیال کیا۔ جن امور پر گفت و شنید ہوئی۔ ان میں حسب ذیل خاص طور سے قابل ذکر ہیں:۔ مزید رقبہ میں خریف کی فصلوں کی کاشت کرنے کا کیمیائی کھاد کی تقسیم۔ تحفظ نباتات کی تدابیر۔ اور فصل خریف کے لئے عمدہ قسم کے بیج کی فراہمی۔ لارڈ بوائڈ اور کا یہ دورہ زیادہ غلہ اگاؤ کی مہم کے لئے مزید ہمت افزائی کا باعث ہوا ہے۔

مشرقی بنگال میں طوفان کی خبر دینے والے محکمہ کا قیام

ڈھاکہ یکم مئی۔ مشرقی بنگال کے وزیراعظم مسٹر نورالامین نے آج طوفان کی خبر دینے والے محکمہ کا افتتاح کیا۔ اس محکمہ کے ذریعہ موسمی پیشگوئیاں کرکے دریاؤں میں چلنے والے جہازوں اور کشتیوں کو طوفان کی خبر پہلے سے دی جا سکے گی۔ بیالیس دریائی سٹیشنوں پر ریڈیو سٹ لگا دیئے گئے ہیں۔ انہی کے ذریعہ طوفان کی خبریں سنی جائیں گی۔ اور ہر قسم کے جہازوں اور کشتیوں کو اس سے مطلع کر دیا جایا کرے گا۔

اٹلی کے ۲ دو اور جہاز آبادان پہنچ گئے

تہران یکم مئی۔ اٹلی کے دو اور جہاز تیل لینے کے لئے آبادان کی بندرگاہ میں پہنچ گئے ہیں یہ جہاز بارہ بارہ ہزار ٹن کروڈ آئل آبادان سے لے جائیں گے۔

شہنشاہ اور مصدق کے درمیان بات چیت

تہران یکم مئی ایرانی پارلیمنٹ اور دربار کے درمیان اختلافات دور کرنے کے لئے عنقریب شہنشاہ اور وزیراعظم ڈاکٹر محمد مصدق کے درمیان بات چیت ہوگی۔

یوم مئی کی تقاریب پر پابندی

تہران یکم مئی۔ ایران میں مقیم امریکنوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ یوم مئی کی تقریب پر اپنے گھروں سے باہر نہ نکلیں۔ تہران کے فوجی گورنر نے یوم مئی کی تقاریب پر پابندی لگا دی ہے۔

پاکستان کا قبائلی علاقہ مردان ضلع کا جزو بن گیا

مرکزی حکومت قبائلی علاقہ کے باشندوں کی متعدد درخواستوں کے پیش نظر یہ ماننے پر رضامند ہوگئی ہے۔ کہ پاکستان کے قبائلیوں کا ۸۷ مربع میل کا علاقہ صوبہ شمال مغربی سرحد کے قریبی آباد ضلع مردان میں شامل کر دیا جائے

کراچی یکم مئی۔ سندھ کے قائم مقام گورنر مسٹر جسٹس کانسٹنٹائن اپنے عہدہ کا کل حلف اٹھائیں گے۔ پنجاب کے نامزد گورنر میاں امین الدین آج صبح کراچی سے لاہور روانہ ہوگئے۔ گورنر پنجاب مسٹر اسماعیل چندریگر بھی آج صبح لاہور سے کراچی روانہ ہوگئے۔

عبدالقادر پرنٹر پبلیشر نے عظیم پریس مارٹن روڈ کراچی میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۳ء

پاکستان کی خارجہ پالیسی

جب سے پاکستان معرضِ وجود میں آیا ہے ابتدا ہی سے اس نے اپنی خارجہ پالیسی کی بنیاد تمام غیر ملکوں سے دوستانہ تعلقات کے استحکام اور دنیا میں امن کے قیام اور عدل و انصاف کے برتاؤ کے لئے ہر طرح کوشش کرنے پر رکھی ہے۔ یہی ایک پالیسی ہے جو ایک اسلامی کہلانے والے ملک کے شایانِ شان ہے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پاکستان نے اپنے قیام کی تقریباً چھ سالہ مدت میں حتی الوسع اپنی اس پالیسی کو نباہنے کی لگاتار کوشش کی ہے۔ اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پاکستان ابھی تک ان ممالک میں شمار نہیں ہوتا۔ جو سیاست میں دنیا کی راہ نمائی ہوتی ہیں۔ جن کی سیاسی پالیسی کا اثر براہ راست دنیا کی اجتماعی سیاست پر پڑتا ہے۔ اور جو بدقسمتی سے پرلے درجہ کی خود غرض ہیں۔ تاہم پاکستان نے اپنی وسعت کے مطابق ان جابر و بے انصاف اقوام کے علی الرغم اپنی پالیسی پر حتی الوسع عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔

پاکستان نے اس دوران میں مشرق وسطیٰ کی کمزور اور محکوم اقوام کے جذبہ آزادی کو ہی تقویت نہیں پہونچائی۔ بلکہ جہاں تک اس سے ہو سکا ہے اس نے اقوام متحدہ کی انجمن میں عدل و انصاف کی گیند کو حرکت میں رکھنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ اور دنیا کی کوئی قوم نہیں جو اس کی پالیسی اور اسکے کردار پر معترض ہو سکے۔ یہاں تک کہ پاکستان نے غلام ملکوں کے ساتھ اپنی ہمدردانہ پالیسی کی وجہ سے بعض خود غرض اقوام کی طرف سے نہ صرف یہ کہ حوصلہ افزائی حاصل نہیں کی۔ بلکہ ان کے عتاب کو بھی برداشت کیا ہے۔ مگر یہ خوشی کی بات ہے کہ اس کے باوجود اس نے اپنی پالیسی سے ایک انچ ادھر ادھر ہٹنے سے ہمیشہ انکار کیا ہے۔ اور اقوام عالم اسکے استقلال اور ہمت و جرأت کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتیں ؛

جہاں تک پاکستان کی خارجہ پالیسی کا تعلق ان ہمسایہ ممالک کے ساتھ ہے۔ جن سے براہ راست اس کے اپنے مفادات وابستہ ہیں یعنی بھارت اور افغانستان باوجودیکہ ان دونوں ممالک نے ہر وقت ایسے مواقع بہم پہونچائے ہیں کہ اگر پاکستان کے بجائے کوئی اور ملک ہوتا تو تلخی کا جواب تلخی سے دیتا پاکستان نے ہر موقعہ پر خود نقصان اٹھانے کی حد تک نہایت بردباری حوصلہ مندی اور رواداری سے کام لیا ہے۔ اور بگاڑ کو بڑھانے کی بجائے سنوارنے کی کوشش کی ہے۔

معاملہ کشمیر ہی کو دیکھئے کہ اگرچہ شروع ہی سے پاکستان کے ساتھ بے انصافی برتی گئی ہے۔ اور باوجودیکہ بھارت نے اس مسئلہ میں نہ صرف حق ہمسائگی کی کوئی پروا نہیں کی۔ بلکہ ایسی روش اختیار کئے رکھی ہے۔ کہ تمام دوسری چھوٹی بڑی اقوام نے اس کی کھلے کھلے الفاظ میں مذمت کی ہے۔ پھر بھی پاکستان نے اپنی قوت برداشت سے بڑھ کر حوصلہ مندی کا اظہار کیا ہے۔ اسی طرح افغانستان نے پاکستان کے خلاف صریحاً غیر دوستانہ بلکہ مخاصمانہ رویہ اختیار کئے رکھا ہے۔ اور اس کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مگر پھر بھی پاکستان نے اس سے منصفانہ سلوک میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ؛

بھارت اور افغانستان کے ساتھ ایسا نرم سلوک کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ خیر سگالی اور دنیا میں امن کے قیام کے پیش نظر کیا گیا ہے جو عین اس کی بنیادی پالیسی کے مطابق ہے ورنہ جہاں کمزور اقوام کے متعلق عدل و انصاف کا سوال پیدا ہوا ہے۔ پاکستان نے نہایت جرأت مندی سے دنیا کی بڑی بڑی اقوام کے علی الرغم کمزور اقوام کی حمایت کی ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ خود نقصان اٹھانے کی حد تک اس نے ایسا کیا ہے الغرض پاکستان نے ابتدا ہی سے جو حق و انصاف اور دنیا میں امن کے قیام کی پالیسی اپنے لئے وضع کی تھی۔ وہ آج تک اس پر کاربند رہا ہے۔ اور اس میں ذرا فرق نہیں آنے دیا۔

یہی وجہ ہے کہ آج خدا تعالےٰ کے فضل سے کوئی قوم اس کی خارجہ پالیسی پر حرف نہیں رکھ سکتی ؛

بقول انگریزی معاصر ڈان معاملہ فہم حلقوں کا اندازہ ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں بعض اہم ممالک کے تعلقات کے متعلق عظیم تبدیلی ہونے والی ہے۔ مثلاً بھارت افغانستان امریکہ جاپان۔ مڈل ایسٹ کے تمام ممالک مغربی یورپ کے ممالک اور اشتراکی ممالک۔ اطلاع میں کسی قدر ہر ملک کے ساتھ پالیسی کے متعلق کچھ تفصیل بھی دی گئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عظیم تبدیلی پاکستان کی بنیادی خارجہ پالیسی ہی کی گویا توسیع ہوگی۔ جس کا ذکر ہم نے شروع میں کر کے کسی قدر تشریح کی ہے۔ یہ تبدیلی ارتقائی ہوگی نہ کہ نوعی۔ ہمیں امید ہے کہ یہ تبدیلی پاکستان کی بنیادی خارجہ حکمت عملی کے ہر پہلو کو زیادہ سے زیادہ نمایاں کرے گی۔ اور پاکستان نے اپنی خارجہ پالیسی کے تعلق میں جو وقار اقوام عالم کے سامنے حاصل کیا ہے۔ اُس سے اسکو اور بھی تقویت پہونچے گی ؛

یہ کردار

روزنامہ جنگ کے سٹاف رپورٹر کی اطلاع ہے کہ وزارت خوراک نے غذائی قلت کو دور کرنے اور اناج کی چوربازاری کو ختم کرنے کے لئے جو پروگرام مرتب کیا ہے۔ اس کے ضمن میں کراچی میں ایک لاکھ تین ہزار بوگس راشن کارڈ پکڑے گئے ہیں۔ اور محکمہ سپلائی اینڈ ڈیولپمنٹ کے ایک ڈپٹی ڈائرکٹر کو معزول کر دیا گیا ہے۔ رپورٹر مذکور کا کہنا ہے کہ وزارت خوراک کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ ضبط شدہ جعلی کارڈوں پر حکومت کو ہر مہینہ پانچ لاکھ ۱۵ ہزار روپیہ کا زائد غلہ بیرونی ممالک سے درآمد کرنا پڑا ہے۔ جو بعد میں ناجائز برآمد کرنے والوں کے ذریعہ ہمسایہ ممالک میں پہونچ جاتا تھا۔ اسی ترجمان کا بیان ہے کہ ابھی تین لاکھ اور ایسے کارڈ موجود ہیں۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ جتنے جعلی کارڈ پکڑے گئے ہیں ان سے تقریباً تین گنا جعلی کارڈ ابھی چل رہے ہیں۔ گویا ہر مہینہ ۲۰-۲۱ لاکھ روپے کا ایسا اناج حکومت کو برآمد کرنا پڑتا تھا۔ جو پھر باہر چلا جاتا تھا اور ابھی تقریباً سوا لاکھ روپیہ کا اناج اسی طرح خرد برد ہو رہا ہے

جو بوگس کارڈ پکڑے گئے ہیں۔ ان میں - ۴۳ ہزار کارڈ محکمہ سول سپلائی کے سٹاف نے ضبط کئے ہیں۔ اور ۷۰ ہزار ایسے کارڈ راشن مرچنٹ یونین نے اس وعدہ کے بعد واپس کئے ہیں کہ واپس کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی ؛

جبکہ ملک میں اناج کی کمی کی وجہ سے قحط سالی کی سی صورت موجود ہے۔ یہ انکشاف نہایت ہی دکھ دینے والا ہے۔ ایک ایسے معاملہ میں قومی کردار کا یہ گھناؤنا مظاہرہ سخت مایوس کن ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر

مسلمانان ملایا کے احتجاج پر عالمی انسائیکلو پیڈیا کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ ہماری کتاب میں اور دوسری اس قسم کی کتابوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تصاویر ۷ سال سے موجود ہیں۔ مگر ان تصاویر کے مستند ہونے کا دعوےٰ نہیں جیسا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تصویر کو مستند کہا جا سکتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر کے مستند ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا نہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عین حیات میں اور نہ بعد میں کبھی مسلمانوں نے برداشت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر بنائی جائے۔ مغربی لوگ گاہ بگاہ اپنے خیال کے مطابق ایسی کوشش کرتے آئے ہیں۔ جس کے متعلق ہر عہد کے مسلمانوں نے ہمیشہ احتجاج کیا ہے۔ مگر مغربی لوگ یہ شوشہ چھوڑتے ہی رہتے ہیں

ان لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر خواہ مستند ہی کیوں نہ ہو جو ناممکن ہے ہرگز پسند نہیں کرتے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ عالمی انسائیکلو پیڈیا والے مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے آئندہ یہ تصویر اپنی کتاب سے خارج کر دیں گے ؛

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے۔

خطبہ جمعہ

بسم اللہ ہر برکت کی کلید ہے اور اس سے فائدہ اٹھانا ہر مومن کا فرض ہے

بے شک بسم اللہ پڑھے بغیر بھی کامیابی ہو جاتی ہے مگر اسے حقیقی کامیابی نہیں کہا جا سکتا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۴ اپریل ۱۹۵۳ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

۲ دو جمعوں کا ناغہ

کرنے کے بعد میں آج مسجد میں آسکا ہوں۔ اس کی مسلسل وجہ تو میرے پاؤں کا زخم ہے۔ برابر پانچواں ماہ چل رہا ہے۔ اور یہ اچھا ہونے میں نہیں آتا۔ لیکن پچھلے چند دنوں سے تکلیف بہت زیادہ ہوگئی تھی کیونکہ انگوٹھے کا ناخن نیچے کی طرف بڑھ کر گوشت کے اندر گھس گیا تھا اور بوجہ وہاں کی جلد کے ذکی الحس ہونے کے اور ناخن کے جڑا ہوا ہونے کے وہ گوشت سے باہر نہیں نکالا جا سکتا تھا چنانچہ متواتر کئی دن ناخن کاٹنے والے آلہ کو ریتی کی طرح استعمال کرکے ناخن ہٹایا گیا

یہ مرض ایسا ہے

کہ جو لوگ طب نہیں جانتے انہیں حیرت آتی ہوگی کہ یہ عجیب مرض ہے کہ ٹھیک ہونے میں نہیں آتا۔ پہلے ہمیں بھی حیرت ہوتی تھی لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ اس مرض میں ناخن کا اگلا حصہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ اور جب بڑھتا ہے نیچے کی طرف بڑھتا ہے اور گوشت میں گھس جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کے کاٹنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ اگر یہ ناخن کٹ جائے تو تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ اور اگر بڑھ جائے تو تکلیف بڑھ جاتی ہے جیسے مجھے تکلیف ہوئی ہے۔ میرا ناخن چاول کے برابر گوشت کے اندر گھس گیا تھا۔ انگریزی میں اسے Ingrowing nail کہتے ہیں

انگریزی طب میں

اس کا علاج بیہوش کرکے ناخن نکال دینے کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔ بیہوشی سے مجھے ساری عمر گھبراہٹ رہی ہے۔ اس لئے میں اس طرف مائل نہیں ہوتا۔ اور زخم یوں اچھا نہیں ہوتا۔ ہومیوپیتھک طب والے لکھتے ہیں۔ کہ بعض اوقات اس کا علاج دوائیوں سے بھی ہو جاتا ہے میں نے لاہور میں ایک ہومیوپیتھک ڈاکٹر کو کہلا بھیجا ہے۔ کہ وہ اس مرض کا علاج تجویز کرے۔ لاہور جا کر کسی سرجن کو دکھاتا تو شاید کوئی صورت علاج کی نکل آتی۔ لیکن لاہور میں مارشل لاء ہونے کی وجہ سے میرا جانا مناسب نہیں۔ مارشل لاء ہونے کی وجہ سے پہرہ دار ساتھ نہیں جا سکتے۔ کیونکہ ان کے پاس ہتھیار ہوتے ہیں۔ جن کی وہاں اجازت نہیں۔ بہرحال مارشل لاء کی وجہ سے

کئی دقتیں ہیں

جن کی وجہ سے میں لاہور نہیں جا سکتا۔

پھر پچھلے آٹھ دنوں سے درد دل کی تکلیف بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ اس کی زیادہ تر وجہ تو یہ ہے کہ آجکل دوستوں کی کثرت کی وجہ سے دن کو گرمی ہوتی ہے اور موسم بدلنے کی وجہ سے درد دل کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ بہرحال ناخن کا نیچے کی طرف بڑھ جانا اور زخم کا اچھا نہ ہونا۔ اسی طرح موسم کی تبدیلی کی وجہ سے جوڑوں کے درد کے بڑھ جانے کی وجہ سے

پچھلے ۲ دو جمعے

میں مسجد میں نہیں آسکا۔ آج بھی اس لئے آیا ہوں کہ پرسوں ہم ناخن کاٹنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ پہلے ناخن گوشت کے اندر گھسا ہوا تھا۔ جب میں چلتا تھا وہ تکلیف دیتا تھا اب وہ کاٹ دیا گیا ہے۔ اگرچہ اب بھی زخم ٹھیک نہیں ہوا۔ لیکن ناخن گوشت کے اندر نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف کم ہوگئی ہے جب ناخن بڑھے گا تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے کیا ہوگا۔ جب بڑھے گا بہرحال زخم سے ٹکرائیگا۔ اور تکلیف زیادہ ہوگی۔

میں نے پچھلے خطبہ میں جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ بسم اللہ

روحانی ترقی کے لئے

بڑی بھاری چیز ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر ہر اہم کام سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھی جائے۔ تو اس کام میں برکت نہیں ہوتی برکت سے یہ مراد نہیں کہ وہ کام ہوتا نہیں کیونکہ عیسائی بھی بسم اللہ نہیں پڑھتے۔ اور ان کے کام ہو جاتے ہیں ہندو بھی بسم اللہ نہیں پڑھتے لیکن ان کے کام ہو جاتے ہیں۔ یہودی بھی بسم اللہ نہیں پڑھتے۔ لیکن انکے کام ہو جاتے ہیں پس

بسم اللہ کے نہ پڑھنے سے

کام کے بے برکت ہونے کے یہ معنے نہیں کہ کام نہیں ہوتا۔ بلکہ اسکے یہ معنے ہیں کہ دنیا میں جتنے بھی کام ہیں وہ مختلف جہات کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ بظاہر وہ ایک شکل کے ہوتے ہیں لیکن جہت کے ساتھ ان کی نوعیت بدل جاتی ہے۔ میں اس کی ایک موٹی مثال دیتا ہوں مثلاً روٹی ہے ہمیں بھوک لگتی ہے تو روٹی کھاتے ہیں لیکن ایک فقیر کسی کے گھر پر جا کر روٹی مانگتا ہے۔ تو کئی کنجوس عورتیں کہہ دیتی ہیں کہ دفع ہو۔ آپ تو کھانے کو ملتا نہیں تمہیں کہاں سے دیں۔ کئی نرم دل عورتیں ہوتی ہیں۔ وہ یہ تو نہیں کہتیں دفع ہو۔ لیکن وہ اس فقیر کے آگے اس طرح روٹی کا ٹکڑا پھینک دیتی ہیں جیسے کتے کے آگے ٹکڑا ڈالا جاتا ہے۔ اب وہ روٹی بھی انسان کا پیٹ اسی طرح بھرتی ہے جیسے اپنی کمائی سے پکائی ہوئی روٹی۔ مگر دونوں روٹیوں میں کتنا بڑا فرق ہے۔ ایک تو انسان کے آگے کتے کی طرح پھینک دی جاتی ہے اور ایک عزت و احترام سے ملتی ہے۔ پھر ایک اور رحم دل عورت ہوتی ہے۔ جو روٹی پھینکتی نہیں۔ بلکہ فقیر کو ایک چپاتی دے دیتی ہے اور ساتھ ہی کہتی ہے کہ

اللہ تعالیٰ تمہارا بھلا کرے

پھر ایک اور رحم دل عورت ہوتی ہے وہ فقیر کو روٹی بھی دیتی ہے اور اس پر سالن بھی ڈال دیتی ہے۔ پھر ایک اس سے بھی زیادہ معزز اور شریف عورت ہوتی ہے۔ وہ فقیر سے کہتی ہے۔ آؤ اندر بیٹھ جاؤ۔ اور پھر اسکے آگے کھانا رکھوا دیتی ہے اور کہتی ہے آرام سے بیٹھ کر کھا لو۔

اب یہ سب روٹیاں مانگنے سے ملی ہیں لیکن ان سب میں زمین و آسمان کا فرق ہے ایک مانگنے والے کو گالیاں ملتی ہیں ایک کو کتے کی طرح روٹی پھینک دی جاتی ہے۔ ایک کو روٹی ملتی ہے۔ اور ایک روٹی کے ساتھ سالن بھی مل جاتا ہے۔ ایک اور نے مانگا تو گھر کی مالکہ نے اسے اندر بٹھالیا۔ اور عزت کے ساتھ کھانا کھلایا پھر وہی روٹی عورتیں اپنے خاوندوں کے آگے رکھتی ہیں۔ اپنے بیٹوں کے آگے رکھتی ہیں تو کتنی محبت کے ساتھ رکھتی ہیں

اب روٹی ایک ہے لیکن اس کے ملنے کا طریق مختلف ہے۔ ایک عورت روٹی تو دیتی نہیں۔ لیکن مانگنے والے کو گالیاں دیتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ اس نے کتنا تنگ کر رکھا ہے۔ ایک روٹی دیتی ہے اور کہتی ہے اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل کیا اور ہمیں کھانا دیا۔ اگر وہ ہمیں نہ دیتا تو ہم کہاں سے کھاتے۔ ایک عورت روٹی دیتی ہے اور ساتھ ساتھ یہ کہتی جاتی ہے یہ شخص کتنا غریب ہے۔ کہ دوسرے لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دن بھی پھیرے اور اسکو عزت کی روٹی دے۔ ایک اور عورت روٹی دیتی ہے تو کہتی ہے یہ شخص ہمارا ہی بھائی ہے اسکی شامت اعمال ہے کہ دوسروں سے کھانا مانگتا پھرتا ہے اسکو کسی گناہ کی وجہ سے ایسا کرنا پڑتا ہے۔ ہم بھی اسی کی طرح انسان ہیں۔ اگر ہمیں بھی دوسروں کے گھروں پر جانا پڑتا

تو ہمارا کیا حال ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہمیں مانگنے سے بچایا ہے۔ اس نے ہم پر فضل کیا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اسے بھی کھانے کیلئے دیں۔ پھر ایک عورت اپنے بچہ کو روٹی دیتی ہے۔ اور کہتی جاتی ہے۔ اماں صدقے جائے اماں قربان جائے۔ اور کھاؤ۔ ابھی تو تم نے کچھ بھی نہیں کھایا۔ پھر ایک عورت مالدار کی ماں صدقے تو نہیں کہتی۔ کیونکہ کھانے والا اس کا خاوند ہوتا ہے۔ وہ اسے کھانا دیتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ یہ انہی کا کمایا ہوا ہے۔ ہمارے گھر میں تو رونق اور برکت ہی انہی سے ہے۔ انہی کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ہمیں کھانے کو دیا ہے۔ اب روٹی تو ایک جیسی ہی ہوتی ہے۔ لیکن اس کے ملنے میں

زمین و آسمان کا فرق

ہو جاتا ہے۔ یہی دوسری نعماء کا حال ہے۔ دنیا کی جتنی نعمتیں ہوتی ہیں۔ یا جتنے کام ہوتے ہیں۔ وہ مختلف ذریعوں سے ہوتے ہیں۔ بعض بڑے کام ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان میں کوئی دوسری قوم مدد کرے۔ تب وہ مکمل ہوتے ہیں۔ مثلاً پولینڈ پر حملہ ہوا۔ تو پولینڈ کی طرف سے فرانسیسی اور انگریز بھی لڑے۔ اب لڑے تو پولینڈ والے بھی۔ لیکن جو شان ایک فرانسیسی اور ایک انگریز کو حاصل تھی۔ وہ پولینڈ والوں کو حاصل نہیں تھی۔ فرانسیسی اور انگریز سمجھتے تھے۔ کہ ہم محسن ہیں۔ اور ان لوگوں کی جانیں بچانے والے ہیں۔ یہ لوگ دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ ہم ان پر رحم کر کے جنگ میں شامل ہو گئے۔ اور ان کے ساتھ مل کر ان کے دشمن کا مقابلہ کیا۔ اب بات تو ایک ہی تھی۔ لیکن حیثیت الگ الگ تھی۔ اسی طرح دنیا میں بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص کی گورنمنٹ پنشن لگا دیتی ہے۔ ہمارے ہاں تو یہ رواج نہیں۔ لیکن

یورپ میں

ایسا ہوتا ہے۔ کہ جب کوئی شخص ۶۰ سال کا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی کوئی کمائی نہیں ہوتی۔ تو گورنمنٹ اس کو کچھ رقم بطور پنشن دے دیتی ہے۔ وہ اسی سے روٹی کھاتا ہے۔ اور ایک دوسرا شخص جس نے اپنی کمائی سے روپیہ جمع کیا ہوا ہے۔ وہ بھی روٹی کھاتا ہے۔ لیکن کہتا ہے۔ میری محنت نے مجھے روٹی دی ہے۔ اور دوسرا شخص کہتا ہے۔ مجھ پر حکومت نے رحم کر کے پنشن مقرر کر دی ہے۔ کئی مالدار لوگ قانوناً پنشن کے حقدار ہوتے ہیں۔ لیکن وہ ایسی رقم کے لینے میں اپنی ہتک تصور کرتے ہیں۔ دوسرے لوگ حکومت کے شکر گذار ہوتے ہیں۔ کہ اس نے بڑھاپے میں گزر اوقات کے لئے پنشن مقرر کر دی۔ رقم ایک ہی ہے۔ لیکن ایک اپنی بنک میں جمع شدہ رقم سے ملی اور ایک حکومت کی طرف سے بطور امداد ملی۔

اسی طرح دنیا کی دوسری نعماء کا حال ہے۔ کچھ نعمتیں بندوں کی طرف سے ملتی ہیں۔ اور کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہیں۔ مثلاً حضرت ابوبکرؓ مسلمانوں کے بادشاہ تھے۔ جب مسلمانوں نے انہیں اپنا خلیفہ تسلیم کر لیا۔ تو آپ کے والد جو فتح مکہ تک اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے فتح مکہ پر ایمان لائے تھے۔ اور انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت بھی نہیں کی تھی۔ انہیں بھی مکہ میں یہ خبر پہنچی۔ حضرت ابوبکرؓ تھے تو ایک شریف خاندان میں سے۔ لیکن حاکم خاندان میں سے نہیں تھے۔ ان حاکم خاندانوں میں سے ایک خاندان تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ ایک خاندان حضرت عمرؓ کا تھا۔ اسی طرح طلحہؓ اور زبیرؓ کے خاندان تھے۔ معاویہؓ کا خاندان تھا۔ ابوجہل کا خاندان تھا۔ اور حضرت ابوبکرؓ ان خاندانوں میں سے کسی ایک کی نسل میں سے نہ تھے۔ لیکن تھے ایک شریف خاندان میں سے۔ جب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے

اور حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے۔ تو ایک آدمی یہ پیغام لے کر مکہ پہنچا۔ مجلس بیٹھی تھی جس میں رؤساء بھی تھے۔ اور ان کے درباری بھی۔ انہیں اس پیغامبر نے اطلاع دی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ لوگوں پر رعشہ طاری ہو گیا۔ اور وہ گھبرائے اور کہا۔ اب کیا ہو گا۔ پیغامبر نے کہا۔ کوئی بات نہیں آپؐ کا خلیفہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ ان لوگوں نے کہا۔ کون خلیفہ مقرر ہوا ہے۔ تو اس پیغامبر نے کہا۔ حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ مقرر کیا گیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کے والد کی کنیت ابو قحافہؓ تھی۔ ابو قحافہ نے دریافت کیا۔ کون ابوبکرؓ؟ اس نے کہا۔ ابوبکرؓ تمہارا بیٹا۔ ابو قحافہ یہ سمجھ بھی نہیں سکتے تھے۔ کہ وہ سردار خاندان جو ہر وقت اپنی بڑائی کے قصیدے پڑھتے تھے۔ ابوبکرؓ کی بیعت کر لیں گے۔ جب انہیں بتایا گیا۔ کہ تمہارے بیٹے ابوبکرؓ خلیفہ ہو گئے ہیں۔ تو وہ کہنے لگے۔ کیا بنو ہاشم نے اس کی بیعت کر لی ہے۔ پیغامبر نے کہا۔ ہاں۔ ابو قحافہ نے کہا۔ کیا بنو امیہ نے اسکی بیعت کر لی ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں۔ پھر ابو قحافہ نے کئی اور خاندانوں کے نام لئے۔ جب سب کے متعلق پیغامبر نے کہا۔ کہ انہوں نے بیعت کر لی ہے۔ تو ابو قحافہ نے کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ۔

گویا اس دن تک ابو قحافہ پکے مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اسلام کی وجہ سے عربوں میں اس قسم کا عظیم الشان تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ کہ سردار خاندان بھی ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ تو اس نے کہا۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ اگر سب سردار خاندان میرے بیٹے ابوبکرؓ کی بیعت کر لیتے ہیں۔ تو یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت بڑا نشان ہے۔

اب دیکھو ابوبکر بادشاہ بن گئے۔ لیکن ان کا باپ یہ سمجھتا تھا۔ کہ ان کا بادشاہ ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ انہیں بادشاہت خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی تھی۔ اس کے مقابلہ میں تیمور بھی ایک بڑا بادشاہ تھا۔ لیکن وہ اپنی دنیوی تدابیر کی وجہ سے بادشاہ ہوا تھا۔ نپولین بھی بڑا بادشاہ تھا۔ لیکن وہ اپنی محنت اور دنیوی تدابیر سے بادشاہ بن گیا تھا۔ نادر شاہ بھی بڑا بادشاہ تھا۔ لیکن اسے بھی بادشاہت اپنی ذاتی محنت اور کوشش اور دنیوی تدابیر سے ملی تھی۔ پس بادشاہت سب کو ملی۔ لیکن ہم کہیں گے۔ تیمور کو بادشاہت آدمیوں کے ذریعہ ملی۔ لیکن

ابوبکرؓ کو بادشاہت

خدا تعالیٰ سے ملی۔ ہم کہیں گے نپولین کو بادشاہت دنیوی تدابیر سے ملی تھی۔ لیکن حضرت عمرؓ کو بادشاہت خدا تعالیٰ سے ملی۔ ہم کہیں گے چنگیز خاں کو بادشاہت دنیوی ذرائع سے ملی تھی۔ لیکن حضرت عثمانؓ کو بادشاہت خدا تعالیٰ نے دی۔ ہم کہیں گے نادر شاہ دنیوی تدابیر سے بادشاہ بنا تھا۔ لیکن حضرت علیؓ کو بادشاہت خدا تعالیٰ نے دی۔ پس بادشاہت سب کو ملی۔ دنیوی بادشاہوں کا بھی دبدبہ تھا۔ رعب تھا۔ ان کا بھی قانون چلتا تھا۔ اور خلفاء کا بھی۔ بلکہ ان کا قانون ابوبکرؓ۔ عمرؓ عثمانؓ اور علیؓ سے زیادہ چلتا تھا۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بادشاہ مقرر ہوئے تھے۔ اور وہ آدمیوں کے ذریعہ بادشاہ ہوئے تھے۔ پس جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص کسی اہم کام سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھتا۔ اسے برکت نہیں مل سکتی۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ وہ اپنے مقصد میں ناکام رہتا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ اسے وہ مقصد خدا تعالیٰ سے نہیں مل سکتا۔ جو بادشاہت خدا تعالیٰ کے ذریعہ ملنے والی تھی وہ حضرت ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ اور علیؓ کو ملی۔ ان کے سوا دوسرے لوگوں کو نہیں ملی۔ دوسروں کو جو بادشاہت ملی۔ وہ شیطان سے ملی یا انسانوں سے ملی۔ ورنہ لینن۔ سٹالن اور مالنکوف نے بسم اللہ نہیں پڑھی۔ لیکن بادشاہت ان کو بھی ملی۔ روزویلٹ ٹرومین اور آئزن ہاور نے بھی بسم اللہ نہیں پڑھی۔ لیکن بادشاہت ان کو بھی ملی۔ وہ بسم اللہ کو جانتے بھی نہیں۔ اور نہ بسم اللہ کی ان کے دلوں میں کوئی قدر ہے۔ پس جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھنے کے بغیر برکت نہیں ملتی۔ تو اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے کچھ نہیں ملتا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے صرف اسی کو ملتا ہے۔ جو ہر اہم کام سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیتا ہے۔ اب ہر شخص یہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی چیز زیادہ برکت والی ہوتی ہے یا بندوں سے ملنے والی چیز زیادہ برکت والی ہوتی ہے۔ انسانی تدابیر سے حاصل کی ہوئی بادشاہت بند بھی ہو سکتی ہے لیکن خدا تعالیٰ کی دی ہوئی بادشاہت بند نہیں ہو سکتی۔

یزید بھی ایک بادشاہ تھا۔ اسے کتنا غرور تھا۔ اسے طاقت کا کتنا دعویٰ تھا۔ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کو تباہ کیا۔ اس نے آپؐ کی اولاد کو قتل کیا۔ اور اس کی گردن نیچے نہیں ہوتی تھی۔ وہ سمجھتا تھا۔ کہ میرے سامنے کوئی نہیں بول سکتا۔

حضرت ابوبکرؓ بھی بادشاہ ہوئے۔ لیکن ان میں عجز تھا انکسار تھا۔ آپ فرماتے تھے۔ مجھے خدا تعالیٰ نے

لوگوں کی خدمت کے لئے

مقرر کیا ہے۔ اور خدمت کے لئے جتنی مہلت مجھے مل جائے۔ اس کا احسان ہے۔ لیکن یزید کہتا تھا۔ مجھے میرے باپ سے بادشاہت ملی ہے میں جس کو چاہوں مار دوں۔ اور جس کو چاہوں۔ زندہ رکھوں۔ بظاہر یزید اپنی بادشاہت میں حضرت ابوبکرؓ سے بڑھا ہوا تھا۔ وہ کہتا تھا۔ میں خاندانی بادشاہ ہوں۔ کس کی طاقت ہے کہ میرے سامنے بولے۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ فرماتے تھے۔ میں اس قابل کہاں تھا۔ کہ بادشاہ بن جاتا۔ مجھے جو کچھ دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ میں اپنے زور سے بادشاہ نہیں بن سکتا تھا۔ میں ہر ایک کا خادم ہوں۔ میں غریب کا بھی خادم ہوں۔ اور امیر کا بھی خادم ہوں۔ اگر مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہو۔ تو مجھ سے اس کا ابھی بدلہ لے لو۔ قیامت کے دن مجھے خراب نہ کرنا ایک سننے والا کہتا ہو گا۔ یہ کیا ہے۔ اسے تو ایک نمبردار کی سی حیثیت بھی حاصل نہیں۔ لیکن وہ یزید کی بات سنتا ہو گا۔ تو کہتا ہو گا۔ یہ باتیں ہیں جو قیصر و کسریٰ والی ہیں۔ لیکن جب حضرت ابوبکرؓ فوت ہو گئے۔ تو ان کے بیٹے۔ ان کے پوتے اور پڑپوتے پھر پڑپوتوں کے بیٹے اور پھر آگے وہ نسل جس میں پوتا اور پڑپوتا کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ وہ برابر ابوبکرؓ سے اپنے رشتہ پر فخر کرتے تھے۔ پھر ان کو بھی جانے دو۔ وہ لوگ جو ابوبکرؓ کی طرف منسوب بھی نہیں۔ جو آپ کے خاندان کو کبھی ملے بھی نہیں۔ وہ بھی آپ کے واقعات پڑھتے ہیں۔ تو آج تک ان کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔ ان کی محبت جوش میں آ جاتی ہے۔ کوئی شخص آپ کو برا کہہ دے۔ تو ان کا خون کھولنے لگتا ہے۔ غرض اولاد تو الگ رہی۔ غیر بھی اپنی جان ان پر نثار کرنے پر تیار رہو جاتے ہیں۔ ہر کلمہ گو جب آپ کا نام سنتا ہے۔ تو کہتا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم مگر وہ فخر کرنے والا یزید جو اپنے آپ کو شاہ ابن شاہ کہتے ہوئے نہیں تھکتا تھا۔ جب فوت ہوا۔ تو لوگوں نے اس کے بیٹے کو اس کی جگہ بادشاہ بنا دیا

جمعہ کا دن آیا۔ تو وہ ممبر پر کھڑا ہوا۔ اور کہا کہ اے لوگو! میرا دادا اس وقت بادشاہ بنا۔ جب اُس سے زیادہ بادشاہت کے مستحق لوگ موجود تھے۔ میرا باپ اس وقت بادشاہ بنا۔ جب اُس سے زیادہ مستحق لوگ موجود تھے۔ اب مجھے بادشاہ بنا دیا گیا ہے۔ حالانکہ مجھ سے زیادہ مستحق لوگ موجود ہیں۔ اے لوگو! مجھ سے یہ بوجھ اُٹھایا نہیں جاتا۔ میرے باپ اور میرے دادا نے مستحقین کے حق مارے ہیں۔ لیکن میں اُن کے حق مارنے کو تیار نہیں۔ تمہاری خلافت یہ پڑی ہے۔ جس کو چاہو دیدو۔ میں نہ اس کا اہل ہوں۔ اور نہ اپنے باپ اور دادا کو اس کا اہل سمجھتا ہوں۔ انہوں نے

جابرانہ اور ظالمانہ طور پر

حکومت پر قبضہ کیا تھا۔ میں اب حقداروں کو ان کا حق واپس دینا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر گھر چلا گیا۔ اُس کی ماں نے جب یہ واقعہ سُنا تو کہا۔ کمبخت! تو نے تو اپنے باپ دادا کی ناک کاٹ دی۔ اُس نے جواب دیا۔ ماں اگر خدا تعالیٰ نے تجھے عقل دی ہوتی۔ تو تو سمجھتی کہ میں نے باپ دادا کی ناک نہیں کاٹی۔ میں نے اُن کی ناک جوڑی ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو کر بیٹھ گیا۔ اور مرتے دم تک گھر سے باہر نہیں نکلا۔ اب کجا یزید کا یہ کہنا کہ میرے سامنے کوئی بول نہیں سکتا۔ اور کجا اُس کے بیٹے کا یہ کہنا کہ وہ غاصب اور ظالم تھا۔ صحابہؓ جنہوں نے

اسلام کی خاطر قربانیاں

کیں۔ ان کی موجودگی میں اسے بادشاہ بننے کا کیا حق تھا۔ پھر ان صحابہؓ کی اولادگی موجودگی میں میرا کیا حق ہے۔ کہ بادشاہ بن جاؤں۔ یہ فرق ہے انسانوں کی دی ہوئی بادشاہت میں اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی بادشاہت میں۔ حضرت ابوبکرؓ کی بادشاہت خدا تعالیٰ کی دی ہوئی تھی۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی بادشاہت اب تک چلی آ رہی ہے۔ اور قیامت تک ختم نہیں ہو گی۔ لیکن انسانوں کی دی ہوئی بادشاہت دوسری نسل میں ہی ختم ہو گئی۔ پس دنیوی بادشاہوں کو بھی بادشاہت ملی۔ اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اگر بسم اللہ پڑھنے کے بغیر ان کا کوئی کام نہ ہوتا۔ تو کافر ہر کام میں ہار اکرتے۔ دنیوی بادشاہوں کے ہارنٹ (سکرٹ؟) فیل ہو جاتے۔ ان کا کوئی بڑا کام بھی مکمل نہ ہوتا۔ لیکن عملی طور پر انہوں نے بڑے بڑے عظیم الشان اور حیرت انگیز کام کئے ہیں۔ اور اب بھی کرتے ہیں۔

فرق صرف یہی ہے

کہ دوسروں نے جو کچھ لیا وہ فقیروں کی طرح لیا اور ایک کو خدا تعالےٰ نے دیا۔ اور اُسے بیٹے کی طرح روٹی ملی۔ پس بسم اللہ پڑھنے سے جو چیز ملتی ہے۔ وہ اپنے حق کے طور پر ملتی ہے۔ اگر بسم اللہ پڑھ لینے کے بعد کسی کو کوئی چیز ملتی ہے۔ تو اس کی گردن قیامت کے دن اونچی رہے گی۔ وہ کہے گا اے خدا یہ چیز تو آپ کی تھی۔ لیکن آپ نے ہی مجھے دے دی تھی۔ میں نے چرائی نہیں لیکن دوسرے لوگ جب خدا تعالےٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کو یہ چیز کس نے دی۔ تو وہ کہیں گے حضور غلطی ہو گئی ہے۔ ہم نے اُسے اپنی چیز سمجھ کر لے لیا تھا۔ اب یہ کتنا بڑا فرق ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا۔ کہ جو شخص کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھتا۔ اس کا کام ابتر ہوتا ہے۔ تو لوگوں نے غلطی سے یہ سمجھا۔ کہ بسم اللہ پڑھنے کے بغیر کوئی بڑا کام ہوتا ہی نہیں حالانکہ بڑے کام بسم اللہ پڑھے بغیر بھی ہوتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کی کامیابی یزید کی طرح غاصبانہ ہوتی ہے۔ جو کامیابی بسم اللہ پڑھنے کے بعد ہوتی ہے۔ وہ کامیابی حاصل کرنے والے کا حق ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا دیا ہوا مال ہوتا ہے چوری کیا ہوا نہیں ہوتا۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بسم اللہ پڑھے بغیر جو کامیابی ہوتی ہے وہ

حقیقی کامیابی نہیں ہوتی

قیامت کے دن ایسے لوگوں کو شرمندہ ہونا پڑیگا۔ ایک شخص کے پاس اپنی کمائی کا روپیہ ہوتا ہے۔ دوسرا ایک اور شخص کی جیب کاٹتا ہے اور روپیہ حاصل کرتا ہے۔ اب روپیہ تو دونوں کے پاس ہو گا لیکن ایک شخص کو ہر وقت ہتھکڑی کا خطرہ رہے گا۔ اور ایک شخص خوش ہو گا۔ کہ اس نے خود محنت کی اور روپیہ حاصل کیا۔

پس جو شخص

دنیوی تدابیر کے ذریعہ

کوئی چیز حاصل کرتا ہے وہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے گردن نہیں اُٹھا سکے گا۔ قیامت کے دن جب یزید اور چنگیز خان سے سوال ہو گا کہ تم نے بادشاہت کس سے لی۔ تو وہ کہیں گے غلطی ہو گئی۔ ہم نے اسے اپنی چیز سمجھ کر لے لیا تھا۔ لیکن جب یہی سوال حضرت ابوبکرؓ سے ہو گا۔ تو آپ فرمائیں گے یہ چیز حضور کی تھی اور حضور نے ہی مجھے دی۔ دیکھو یہ کتنا بڑا فرق ہے۔

پس بسم اللہ کے اندر

ایک بہت بڑی برکت

ہے جس کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا ہے۔ لیکن لوگوں نے اسے معمہ بنا دیا ہے۔ کہ بسم اللہ کے بغیر کسی کام میں برکت ہوتی ہی نہیں۔ برکت بیشک ہوتی ہے لیکن وہ غاصبانہ ہوتی ہے۔ انسان کسی کا مال بغیر اجازت حاصل کر کے اُٹھا لیتا ہے وہ اس کا اپنا مال نہیں ہوتا۔ اپنا مال وہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ دیتا ہے۔ پس جو شخص بسم اللہ کہہ کر کوئی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ وہ اس کا حق ہوتا ہے۔ لیکن جو بسم اللہ پڑھے بغیر کوئی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ وہ اس کا اپنا حق نہیں ہوتا۔ جو چیز اللہ تعالےٰ کی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہی لی جا سکتی ہے۔ پس بسم اللہ ہر برکت کی کلید ہے۔ اور اس سے فائدہ اُٹھانا ہر مومن کا فرض ہے۔

تحریک جدید میں قربانی کا اصل وقت پہلے چھ ماہ ہیں

سال رواں کے پہلے چھ ماہ ۳۱ مئی کو پورے ہوتے ہیں

وکیل المال صاحب تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

دور اوّل کے "سابقون الاوّلون" کو اسی ماہ اپریل میں ایک چٹھی کے ذریعہ ان کا وعدہ اور وصولی سال ۱۹ پیش کر کے عرض کیا گیا تھا کہ اس ماہ کے آخر تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کریں۔ لیکن اگر آپ اس ماہ میں پورا نہیں کر سکتے۔ تو تحریک جدید کو مزید اخراجات سے بچانے کے لئے اطلاع کریں کہ کس ماہ میں وعدہ ادا کریں گے۔ یا یہ کہ اگر آپ نے قسط وار ادا کرنا ہے۔ تو ماہوار قسط معین کر کے مطلع فرمائیں۔ تا دفتر رجسٹر میں آپ کے نام کے سامنے ایسا نوٹ کر دے۔ ۲۰ بیسیوں دوست ہیں۔ جنہوں نے اپنے وعدے کے پورا کرنے کی طرف توجہ کی ہے۔ اور کئی ایک نے یک مشت یا قسطاً ادا کرنے کا وقت معین کیا ہے۔ لیکن ایک معتدبہ حصہ احباب کا ایسا ہے۔ جنہوں نے کوئی اطلاع نہیں دی۔

جن دوستوں نے نہ وعدہ کی کوئی رقم ادا کی ہے۔ اور نہ وقت مقرر کیا ہے۔ ان کی خدمت میں وکالت مال کی طرف سے ایک چٹھی کے ذریعہ پھر لکھا جا رہا ہے۔ کہ وہ ماہ مئی میں اپنا وعدہ ضرور پورا کر دیں۔ کیونکہ تحریک جدید میں ۳۱ مارچ کے بعد ادائیگی کا وقت مئی ہے۔ اس ماہ میں پہلے چھ ماہ بھی سال رواں سے پورے ہو جاتے ہیں۔ اور اس ماہ میں وعدہ پورا کرنے والے سابقون الاوّلون میں بھی آ جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"قربانی کا اصل وقت پہلے چھ ماہ ہوتے ہیں۔ اگر ہم اس وقت وعدہ پورا کر لیتے۔ تو ہم چھاتی تان کر پھرتے۔ کہ ہم نے تبلیغ کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ہم ادا کر چکے ہیں"۔

پس تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کے چندہ کی۔ پہلے چھ ماہ کی ادائیگی کا بہترین وقت ہے اس لئے آپ اس نوٹ کو پڑھ کر اپنا وعدہ اسی ماہ میں ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ لیکن اگر حالات ایسے ہوں کہ اس ماہ میں ادائیگی نہ ہو سکتی ہو۔ تو دفتر کو اطلاع دیں کہ کس وقت ادا کریں گے۔ تا دفتر مزید اخراجات سے بچ جائے۔ ساتھ ہی آپ کو حضور کا یہ ارشاد بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ فرمایا۔

"ہر فرد کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جلد سے جلد وعدہ پورا ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اسے کل پر ڈال دیا جائے۔ اور اس طرح یہ کبھی بھی نہ ادا ہو سکے گا"۔

"لیکن لوگ سمجھتے ہیں کہ آخر میں دیدیں گے۔ حالانکہ بقایا اُن کے ذمہ رہتا ہے۔ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آخر میں دیدیں گے"۔

پس آپ تحریک جدید کے وعدہ کی ادائیگی کو کل پر نہ ڈالیں۔ بلکہ اسی ماہ میں ادا کرنے کی جدوجہد کریں۔ اگر آپ کو انیس سال میں سے کسی سال کا کچھ بقایا یا خالی سال معلوم ہے۔ تو اس سے دفتر کو اطلاع دے کر اسے بھی ادا فرمائیں۔ تا کہ آپ کا نام بھی تحریک جدید کے اس تاریخی دور میں آ جائے جو انیس سال تک ادا کرنے والوں کے لئے سال کے آخر میں ایک رسالہ کی صورت میں شائع ہونا ہے۔

جملہ مبلغین کی توجہ کیلئے!

حسب سابق امسال بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ مبلغین کرام رمضان المبارک کے ایام میں اپنے اپنے ہیڈکوارٹرز میں قیام کر کے درس القرآن دیں۔ مقامی جماعتوں کو درس میں شامل ہونے کیلئے تاکید کیجائے اور رپورٹ میں لکھا جائے۔ کہ کل تعداد میں سے کتنے مرد عورتیں درس میں شامل ہوتے رہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

کراچی میں ایک لاکھ تین ہزار جعلی راشن کارڈ پکڑے گئے

کراچی ۳۰ر اپریل۔ غذائی قلت کو دور کرنے اور اناج کی چوربازاری کے خاتمہ کے لئے وزارت خوراک نے جو وسیع پروگرام مرتب کیا ہے۔ اس کے تحت کراچی کے مختلف علاقوں سے ایک لاکھ تین ہزار بوگس کارڈ پکڑے گئے۔ اور محکمہ سپلائی اینڈ ڈیولپمنٹ کے ایک ڈپٹی ڈائریکٹر کو معطل کر دیا گیا۔ وزارت خوراک کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ ضبط شدہ جعلی کارڈوں پر حکومت کو ہر مہینہ پانچ لاکھ پندرہ ہزار روپیہ کا زائد غلہ بیرونی ممالک سے درآمد کرنا پڑتا تھا۔ جو بعد میں ناجائز برآمد کرنے والوں کے ذریعہ ہمسایہ ممالک میں پہنچ جاتا تھا۔ محکمہ سول سپلائی کے ڈائرکٹر مسٹر میمن نے تقریباً ۶۰ دکانوں پر اچانک چھاپہ مار کر دس ہزار جعلی راشن کارڈ پکڑے۔ اور راشن کے دکانداروں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا حکم دیا۔ محکمہ سول سپلائی کے اسٹاف نے ۳۴ ہزار بوگس کارڈ ضبط کئے۔ اور ڈائرکٹر سول سپلائی کی اس یقین دہانی کے بعد کہ جعلی راشن کارڈ واپس کرنے والوں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جائیگی۔ راشن مرچنٹس یونین نے ۶۰ ہزار بوگس کارڈ واپس کر دیئے۔ اس طرح اب تک محکمہ سول سپلائی نے ایک لاکھ تین ہزار کارڈ ضبط کر لئے ہیں۔ اسی ترجمان کا بیان ہے۔ کہ ابھی تین لاکھ کارڈ اور موجود ہیں۔

چندریگر کے تقرر کی ابھی منظوری نہیں لی گئی

نئی دہلی ۳۰ر اپریل۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے ابھی تک مسٹر شعیب قریشی کی جگہ مسٹر چندریگر کو پاکستان کا ہائی کمشنر مقرر کرنے کے سلسلے میں بھارت سرکار سے رسمی طور پر منظوری نہیں لی۔ مسٹر چندریگر مئی کے دوسرے ہفتے میں نئی دہلی پہنچنے والے ہیں۔

رحیم منگورو کی سندھ چیف کورٹ میں اپیل

حیدرآباد ۳۰ر اپریل۔ سندھ اسپیشل ٹریبونل کے جج مسٹر غلام حیدر کے فیصلہ کے خلاف رحیم منگورو نے سندھ چیف کورٹ سے اپیل کی ہے۔ یاد رہے کہ ٹریبونل نے منگورو کو تین الزامات پر سزائے موت اور دو الزامات پر عمر قید کی سزا دی تھی۔

عبدالقیوم کی چپڑاسیوں سے ملاقات

کراچی ۳۰ر اپریل۔ وزیر خوراک و زراعت خان عبدالقیوم خاں نے کل وزارت خوراک کے دفاتر کا معائنہ کیا۔ اور دفتروں کے افسروں اور اسٹاف کے ممبروں سے بات چیت کی۔ انہوں نے اسٹاف کے ممبروں سے ان کے کام کے متعلق گفتگو کی۔ انہوں نے ان دفاتر کے چپڑاسیوں سے بھی بات چیت کی۔ خان عبدالقیوم خاں آج رات

ص ۴

آئزن ہاور کے بجٹ میں ۸ ارب ڈالر کی تخفیف

واشنگٹن ۳۰ر اپریل۔ صدر آئزن ہاور نے امریکی کانگرس کے لیڈروں کو بتایا ہے۔ کہ سابق صدر ٹرومین نے امریکہ کا جو بجٹ تیار کیا تھا۔ اس میں وہ ۸ ارب ۵۴ کروڑ ڈالر کی تخفیف کر دیں گے۔ ٹرومین نے اپنے بجٹ میں غیر ملکوں کی امداد کے لئے ۷ ارب ۶۰ کروڑ ڈالر رکھے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس رقم میں بھی تخفیف ہوگی۔

پاکستان کو دس لاکھ ٹن گندم دینے میں صدر آئزن ہاور ذاتی طور پر دلچسپی لے رہے ہیں

واشنگٹن ۳۰ر اپریل۔ امریکہ میں پاکستان کے گشتی سفیر سید امجد علی نے پرسوں امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر فاسٹر ڈلس سے نصف گھنٹے تک ملاقات کی۔ جس میں پاکستان کو دس لاکھ ٹن امریکی گندم دینے کے سوال پر غور کیا گیا۔ سید امجد علی نے اس ملاقات کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ میں نے امریکی وزیر خارجہ کو پاکستان کے غذائی بحران کے متعلق تفصیلات سے آگاہ کیا۔ امریکہ کے سرکاری حلقوں نے بتایا کہ صدر آئزن ہاور ذاتی طور پر پاکستان کو گندم کی امداد دینے کے سوال پر دلچسپی لے رہے ہیں۔

بہار میں ذبیحہ گاؤ پر پابندی لگا دی جائیگی

صوبائی اسمبلی میں سرکاری بل پیش کر دیا گیا

پٹنہ ۳۰ر اپریل۔ کل بہار کی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا گیا۔ جس کے تحت بہار میں ذبیحہ گاؤ پر پابندی لگا دی جائیگی۔ اس بل کے اغراض و مقاصد میں کہا گیا ہے۔ کہ ذبیحہ گاؤ پر پابندی لگانے سے صوبے میں اعلیٰ نسل کے مویشیوں کی پرورش اور حفاظت ہو سکے گی۔

کلکتہ میں طوفان۔ ایک ہلاک لاتعداد زخمی

کلکتہ ۳۰ر اپریل۔ کل شام کلکتہ میں ۵۵ میل فی گھنٹے کی رفتار سے ایک شدید طوفان آیا۔ جس میں کئی مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ اس طوفان میں ایک آدمی ہلاک اور لاتعداد زخمی ہو گئے۔

---

۴ ژوکانہ روانہ ہو گئے۔ وہ جیکب آباد۔ سکھر اور حیدرآباد کا چار دن تک دورہ کریں گے۔ وہ ۵ر مئی کو کراچی واپس آئیں گے۔

گورنر جنرل نے میونسپل کمشنر کے اختیارات میں غیر معینہ مدت کیلئے توسیع کر دی

کراچی میونسپل کارپوریشن کا اجلاس نہیں ہوگا

کراچی ۳۰ر اپریل۔ وزارت صحت و تعمیرات حکومت پاکستان نے آج رات ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ گورنر جنرل کے ایک حکم کے مطابق جو آج کے غیر معمولی پاکستان گزٹ میں شائع ہوا ہے۔ کراچی میں میونسپل کمشنر کے تحت موجودہ میونسپل نظام ۳۰ر اپریل ۵۳ء کے بعد بھی اسی وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک شہر میں باقاعدہ منتخب شدہ میونسپل کارپوریشن تشکیل نہیں پاتی۔ کراچی میونسپل الیکشن کے ریٹرننگ افسر مسٹر ہوڈ ایبڈ نے آج رات بتایا۔ کہ یکم مئی کو کراچی میونسپل کارپوریشن کی کونسل کا جو اجلاس منعقد ہونے والا تھا۔ وہ اب نہیں ہوگا۔ نئی کونسل کا اجلاس اب اس وقت تک نہیں ہوگا۔ جب تک کارپوریشن کے تمام ممبروں کا انتخاب مکمل نہیں ہو جاتا۔

مسٹر جسٹس کانسٹنٹائن سندھ کے قائم مقام گورنر

کراچی ۳۰ر اپریل۔ ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل نے آنریبل مسٹر جسٹس جی۔ بی۔ کانسٹنٹائن سندھ چیف کورٹ کے چیف جج کو ہز ایکسی لنسی میاں امین الدین قائم مقام گورنر سندھ کی جگہ جو پنجاب کے گورنر مقرر ہوئے ہیں۔ عارضی طور پر صوبہ سندھ کا گورنر مقرر کیا ہے۔ میاں امین الدین کل یکم مئی کو کراچی سے لاہور روانہ ہوں گے۔ اور سندھ کے قائم مقام گورنر مسٹر جسٹس کانسٹنٹائن کل ہی اپنے عہدہ کا حلف اٹھائیں گے۔

حکومت پاکستان کو چونسٹھ ہزار کا دھوکہ

کراچی ۳۰ر اپریل۔ اسپیشل پولیس کو اکاؤنٹنٹ جنرل پاکستان ریونیو نے اطلاع دی ہے۔ کہ ایک مقامی بینک سے کسی نے جعلی چیک پر ۶۴ ہزار روپے وصول کر لئے ہیں۔ اسپیشل پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

وزیر اعظم بھارت کے جلسہ میں ہنگامہ

بلگام ۳۰ر اپریل۔ پرسوں یہاں وزیر اعظم بھارت پنڈت نہرو کا جلسہ ۱۵ منٹ تاخیر سے شروع ہوا۔ کیونکہ بعض لوگوں نے جلسہ میں اشتہاروں کی گڈیاں فضا میں پھینکیں۔ ان اشتہاروں پر نہرو واپس جائے لکھا ہوا تھا۔ اشتہاروں کے پھینکے جانے کے بعد جلسہ گاہ میں کافی ہنگامہ ہوا۔ جس میں متعدد اشخاص زخمی ہوئے۔ یہ اشتہارات زبان کی بنیاد پر "کرناٹک" کا الگ صوبہ کے قیام کا مطالبہ کرنے والوں نے پھینکے تھے۔ پولیس نے چھ آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔

سابق ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل کی گرفتاری

کراچی ۳۰ر اپریل۔ یونائیٹڈ پریس آف پاکستان نے اطلاع دی ہے۔ کہ آج مسٹر اے۔ بی کرافورڈ کو اسپیشل پولیس کے انسپکٹر سعید احمد نے سنٹرل ہوٹل سے گرفتار کر لیا۔ ان کے خلاف بدعنوانیوں کے الزامات لگائے گئے ہیں۔ مسٹر کرافورڈ کو کل خان عبدالقیوم خاں وزیر خوراک نے ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل آف سپلائی اینڈ ڈیولپمنٹ کے عہدے سے معطل کر دیا تھا۔ گرفتاری کے بعد مسٹر کرافورڈ کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ ان کے خلاف مسٹر طعین الدین قریشی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ۴ر مئی کو مقدمہ کی سماعت ہوگی۔

الیکشن کمشنر کو معطل کر دیا گیا

کراچی ۳۰ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کراچی میونسپل کارپوریشن کے الیکشن کمشنر مسٹر جعفری کو ان کے عہدے سے معطل کر دیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جن سات وارڈوں میں دوبارہ پولنگ کا حکم دیا گیا تھا۔ ان کے پہلے پولنگ کے بیلٹ پیپر وغیرہ ضائع کر دیئے گئے تھے۔ اسی بنا پر یہ معطلی عمل میں آئی ہے۔

بیس لاکھ روپے ہرجانہ کا نوٹس

کراچی ۳۰ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ میونسپل حکام نے ابھی تک وارڈ نمبر ۲۱ کے آزاد امیدوار خان بہادر ایچ ایم حبیب اللہ کے بیس لاکھ روپے کے ہرجانے کے نوٹس کا کوئی جواب نہیں دیا ہے۔ اس نوٹس میں خان بہادر اور دوسرے آزاد امیدواروں نے کہا تھا۔ کہ اگر ۳۰ر اپریل کو صبح دس بجے تک سات وارڈوں کی رائے شماری نہ کی گئی۔ تو میونسپل کارپوریشن کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائیگی۔

وزیر اعظم پاکستان جنرل نجیب سے ملاقات کریں گے

کراچی ۳۰ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی لندن میں ملکہ الزبتھ کی رسم تاجپوشی میں شرکت کے بعد واپس کراچی آتے ہوئے قاہرہ میں ٹھہریں گے۔ اور وہاں جنرل نجیب سے مشرق وسطیٰ کے مسائل پر ص

ص تبادلہ خیالات کریں گے۔ لندن سے واپسی پر پنڈت نہرو بھی قاہرہ میں ٹھہریں گے۔

کمیونسٹ چین کے افسروں کو بھارت کی سرحد کے قریب تربیت دی جا رہی ہے

تائیپہ ۳۰ اپریل: ہونگ کانگ کی ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے۔ کہ کمیونسٹ چین نے تبت کی طرف سے بھارت پر حملہ کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ اس ایجنسی نے کمیونسٹ چین سے ملنے والی اطلاعات کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ تبت میں کمیونسٹ فوجوں نے نہ صرف بہت سے مورچے مضبوط کر لئے ہیں۔ بلکہ حملے کرنے کے لئے ایک برس کے اناج کا بھی ذخیرہ کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ کمیونسٹ فوج کے تمام افسروں کو بھارت کی سرحد کے قریب تربیت دی جا رہی ہے۔ ان اطلاعات میں یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ تبت کی کمیونسٹ فوج کے کمانڈر جنرل چانگ کو دادی فوجوں کو مزید کمک بھیجی گئی ہے یا نہیں اس سے پہلے ایک اور خبر رساں ایجنسی نے یہ اطلاع دی تھی۔ کہ کمیونسٹ چین کی فوجوں نے نیپال کے ایک سرحدی شہر پر قبضہ کر لیا ہے (رفنگ)

لاڑکانہ میں اسلحہ لاٹھی وغیرہ لے کر چلنے کی ممانعت کر دی گئی!

کراچی ۳۰ اپریل: سندھ اسمبلی کے انتخاب کے سلسلے میں بدامنی اور گڑ بڑ کو روکنے کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاڑکانہ نے زیر دفعہ ۲۴ بمبئی ڈسٹرکٹ پولیس ایکٹ ۱۸۹۰ء شہر لاڑکانہ اور ضلع میں اسلحہ لاٹھی ڈنڈا کلہاڑی اور دیگر ہتھیار لے کر چلنے کی ممانعت کر دی ہے۔ نیز پتھروں اور اینٹوں کا جمع کرنا ممنوع قرار دیا۔ نیز ایسے پوسٹر اور اشتہارات چسپاں کرنا یا پروڈ تیار کرنا منع ہے جس سے اشتعال پھیلے۔

جاپان و پاکستان کے صنعتی و اقتصادی تعلقات

کراچی ۳۰ اپریل: سیکرٹری پاکستان وزارت اقتصادی امور مسٹر سعید حسن نے جو جاپان میں پاکستان کے تجارتی وفد کی قیادت کر رہے تھے واپس آ کر بتایا کہ جاپان اور پاکستان کے درمیان صنعتی اور تجارتی میدان میں مضبوط تعلقات کا قوی امکان ہے۔ جاپانی صنعت کار پاکستان میں کارخانہ کھولنا چاہتے ہیں

لداخ کے ہیڈ لامہ نے مکرجی کے بیان کی تردید کر دی

نئی دہلی ۳۰ اپریل: کوشک بکولا لداخ کے ہیڈ لامہ نے ڈاکٹر مکرجی کے اس بیان کو غلط بتایا ہے۔ کہ لداخ کے عوام جموں ایجی ٹیشن کے حامی ہیں سری نگر سے یہاں پہنچنے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے۔ کہ لداخ کشمیر کے ساتھ رہے گا۔

بغیر ہوا باز کے طیارے کی پرواز

کانبیرا ۳۰ اپریل۔ وزیر اعظم آسٹریلیا مسٹر مینزیز ۲ مئی کو ٹیمن میں بغیر ہوا باز کے اڑنے والے ایک طیارے کی پرواز کا افتتاح کریں گے اس میں برطانوی جیٹ انجن نصب ہے۔

بھارت کی آبادی میں اضافہ

نئی دہلی ۳۰ اپریل: بھارت کی آبادی ۱۹۵۱ء میں ۳۵ کروڑ ۶۸ لاکھ ۲۹ ہزار تھی مگر اب ۳۶ کروڑ ۵۴ لاکھ ۹۰ ہزار ۹۰ ہو جائے گی۔ کیونکہ اب مردم شماری کی تصدیق کے نئے نیا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

مصر میں جمہوری حکومت کے قیام کا فیصلہ

قاہرہ ۳۰ اپریل: مصر نے جمہوری حکومت کے قیام کے سلسلہ میں ایک اور قدم اٹھایا ہے۔ آئینی مسودوں کو تیار کرنے والی سب کمیٹی نے جو ۱۵ افراد پر مشتمل ہے۔ اس سلسلے میں فیصلہ دیا ہے۔ جنرل نجیب نے ۱۹۲۳ء کا شاہنشاہیت کا آئین منسوخ کر کے اس کمیٹی کا تقرر کیا تھا۔

ضلع دادو میں گیہوں کے ذخیرے بتانے کا حکم

کراچی ۳۰ اپریل۔ کلکٹر اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دادو نے زمینداروں اور ضلع کے تاجروں کو حکم دیا ہے کہ وہ یکم اپریل ۱۹۵۳ء سے اب تک گیہوں کی خرید اور فروخت کی تفصیل نیز گیہوں کے موجودہ اسٹاک کی اطلاع ۱۰ مئی تک مختیار کار کو روانہ کر دیں جو شخص اس کی خلاف ورزی کرے گا۔ وہ مستوجب سزا ہوگا۔

ریاست امب میں آئینی اصلاحات

پشاور ۳۰ اپریل: ریاست امب میں اب نظم و نسق کے سلسلے میں اصلاحات نافذ کی جا رہی ہیں۔ نواب امب نے خواجہ شہاب الدین گورنر سرحد کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ ریاست میں ایک وزیر مقرر کیا جائے گا۔ اور چار مشیر ہونگے جن میں سے دو نواب امب کی طرف سے نامزد کئے جائیں گے۔

ڈاکٹر سید محمود کراچی آئیں گے

نئی دہلی ۳۰ اپریل: ڈاکٹر سید محمود صوبہ بہار کے مشہور کانگرسی لیڈر ایک ہفتے کے لئے مئی کے آخر میں کراچی جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر محمود اور اپنی کے چند دن بھارت کے نائب وزیر خارجہ ۲ مئی کو بغداد جا کر شاہ فیصل ثانی کے جشن تخت نشینی میں شرکت کریں گے واپسی پر ڈاکٹر محمود کراچی آئیں گے۔ اور لیڈروں سے ملاقات کریں گے۔

لارڈ بوائڈ اور کوئٹہ روانہ ہو گئے

بغداد الجدید ۳۰ اپریل۔ لارڈ بوائڈ اور صدر پاکستان ایمرجنسی فوڈ کمیٹی معہ اپنی پارٹی ۲۹ ... کو بہاولپور سے بذریعہ طیارہ کوئٹہ چلے گئے۔

حکومت سندھ کے دفاتر میں اوقات کی تبدیلی

کراچی ۳۰ اپریل: حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یکم مئی سے ۱۵ ستمبر ۱۹۵۳ء تک اس کے دفاتر کا وقت دیگر کراچی میں ہی صبح ۷½ بجے سے ایک بجے دوپہر تک کر دیا جائے مگر جمعہ کے روز دفاتر ۷½ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک کھلا کریں گے۔

سندھ میں اعداد و شمار کا محکمہ

حیدرآباد ۳۰ اپریل: معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سندھ میں اعداد و شمار کے ایک محکمہ کی تنظیم کی جا رہی ہے حکومت سندھ نے اس منصوبہ کو آخری طور پر منظور کر دیا ہے۔ اور ادارہ کی تنظیم کے لئے مرکز سے کچھ ماہر مستعار مانگے ہیں۔

جنرل کری اپا کو ہائی کمشنر بنا دیا گیا!

نئی دہلی ۳۰ اپریل: جنرل کے۔ ایم کری اپا کو بھارت سرکار نے آسٹریلیا میں مسٹر ایم۔ ایس۔ دلیپ سنگھ کی جگہ ہائی کمشنر نامزد کیا ہے۔ جنرل کری اپا بھارت کے کمانڈر انچیف تھے جو جنوری میں ریٹائر ہو چکے ہیں۔ آپ جولائی میں کانبیرا چلے جائیں گے آپ کی عمر ۵۲ سال سے کچھ زیادہ ہے ۱۹۴۹ء میں آپ بھارت میں کمانڈر انچیف ہوئے تھے

نیپال کے ریٹائرڈ فوجی افسروں کی گرفتاری

کھٹمنڈو ۳۰ اپریل: نیپالی فوج کے ۱۲ ریٹائرڈ افسر سیاست میں حصہ لینے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے مسٹر کھمد گمان سنگھ مشیر برائے غیر ملکی امور اور قائم مقام کونسل نے ان کا انکشاف کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے ان افسروں کو پہلے تنبیہہ کر دی تھی۔ کہ وہ سیاست سے الگ رہیں مگر انہوں نے توجہ نہیں کی۔

شرنارتھیوں کو جائداد کا معاوضہ دینے کا سوال

نئی دہلی ۳۰ اپریل: بھارت کے وزیر آبادکاری مسٹر اجیت پرشاد جین نے بتایا۔ کہ مغربی پاکستان سے آئے ہوئے شرنارتھیوں کو معاوضہ دینے کے سوال پر غور کیا جا چکا ہے۔ اب یہ تمام معاملہ آخری فیصلہ کے لئے کابینہ کے سامنے لایا جائے گا۔

برطانوی وزیر خارجہ کا ایک اور آپریشن

لندن ۳۰ اپریل: مسٹر انتھونی ایڈن برطانوی وزیر خارجہ کا کل ایک اور آپریشن کیا گیا۔ انہیں یرقان کے عارضے سے بچانے کے لئے مرض کی جڑ کا استیصال کیا گیا۔ ان کی حالت بہتر بتائی جاتی ہے

درخواست ہائے دعا

ہم طلباء مولوی فاضل کلاس جامعہ احمدیہ درخواست دعا عرض کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعلیٰ اور نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

المعلن: کبیر الدین متعلم مولوی فاضل کلاس جامعہ احمدیہ)

(۲) احمد حسن صاحب رسالتی محلہ دار الرحمت قادیان، پنجاب یونیورسٹی کے ایم اے کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب ان کے اعلیٰ نمبروں پر کامیابی کی دعا فرمائیں (عبد الکریم)

(۳) عزیزم احمد اللہ ابن برادرم محمد عبد اللہ صاحب بہت بیمار ہے۔ احباب درد دل سے دعائے صحت فرمائیں۔ (خورشید احمد)

(۳) میرے والد اور والدہ صاحبہ تین چار روز سے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (سید بشیر احمد شریفی منٹگمری)

(۴) عاجز اور عاجزہ کا لڑکا ضمانت پر رہا ہیں۔ اور ہم نے ہائیکورٹ میں اپیل کی ہوئی ہے دوستوں سے التجا ہے کہ ہماری باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عنایت اللہ بی۔ ایس سی)

پاکستان کی خارجہ پالیسی میں نمایاں تبدیلیوں کا امکان

پانچ نکاتی پروگرام کے متعلق سیاسی مبصرین کی قیاس آرائیاں

سیاسی مبصرین کا خیال ہے۔ کہ عنقریب پاکستان کی خارجہ پالیسی میں نمایاں تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ جن کا اثر ہمسایہ ممالک کے علاوہ دنیا کے دوسرے ملکوں کے ساتھ تعلقات پر بھی پڑے گا۔ نئے وزیر اعظم نے حال ہی میں غیر ملکی نامہ نگاروں کو جو بیانات دیئے تھے۔ انہیں ان مبصرین نے اتفاقی اعلانات کی بجائے نئی حکومت کے سوچے سمجھے اور طے شدہ خیالات و نظریات پر محمول کیا ہے کہا جاتا ہے۔ کہ خارجہ پالیسی کے نئے رجحانات کی روشنی میں بیرونی ملکوں میں سفارتی نمائندوں کی تبدیلی اور عام ردو بدل کا سوال ان دنوں خاص طور پر زیر غور ہے۔

مبصرین کے نزدیک نئی خارجہ پالیسی حسب ذیل نکات پر مرتب کی جائیگی (۱) دہلی اور کابل کے ساتھ مفاہمت کی نئی کوشش (۲) برطانیہ کے ساتھ تعلقات پر فوری نظر ثانی (۳) امریکہ، جاپان، اور مغربی یورپ کے ممالک کے ساتھ اور زیادہ قریبی تعلقات کی استواری (۴) مشرق وسطیٰ اور ترکی کے ساتھ برادرانہ تعلقات میں مزید اضافہ (۵) ماسکو اور پیکنگ کیساتھ سفارتی تعلقات میں لین دین۔

دھلی: دہلی کے متعلق رویہ میں تبدیلی کہا جاتا ہے۔ سابق ہائی کمشنر جناب شعیب قریشی کی بدولت ہوئی ہے۔ وہ دہلی اور کراچی کو اس بات پر آمادہ کرنے میں کہ اچھے ہمسایوں کے سے تعلقات استوار کرنے کی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کی پرخلوص کوشش کی جائے۔ کافی حد تک کامیاب رہے ہیں۔ اس نئی کوشش کا آغاز اس وقت ہوا۔ کہ جب تعلقات دولت مشترکہ کے بھارتی سیکرٹری کراچی آئے۔ اس کے بعد بھارت کی طرف سے دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم کی ملاقات کی تجویز پیش ہوئی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ نئی حکومت مفاہمت قائم کرنے کی پوری کوشش کرے گی۔ اور جیسا کہ وزیر اعظم نے کہا ہے۔ تمام متنازعہ فیہ مسائل کو حل کرنے میں مساویانہ کوشش پر اکتفا کرنے کی بجائے اس بارے میں ہر ممکن پیشقدمی سے بھی کام لیا جائے گا۔ مسٹر قریشی کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات مضبوط بنانے کے کام میں اب بھی اسی طرح دلچسپی لے رہے ہیں جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ اس نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک کوئی خلاف ورزی نہ ہو بھارت کی یقین دہانیوں کو ان کی ظاہری شکل میں جوں کا توں درست خیال کیا جائے۔

کابل: گذشتہ دنوں میں کابل کے رویہ میں بھی تبدیلی کے کچھ آثار ظاہر ہوئے ہیں۔ افغانستان کے سابق وزیر اعظم .... سردار ہاشم خاں کی کراچی میں آمد کو خاص اہمیت دی جارہی ہے۔ ان کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ دوران قیام میں انہوں نے وزیر اعظم مسٹر محمد علی اور وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں سے متعدد ملاقاتیں کیں۔

مبصرین نے ان مذاکرات کے نتائج کے بارے میں محتاط قسم کی خوش امیدی اور رجائیت کا اظہار کیا ہے۔ ان کے نزدیک کراچی اور کابل کے درمیان اعلیٰ پیمانے پر مزید گفت و شنید متوقع ہے۔

وائٹ ہال: وائٹ ہال کے ساتھ پاکستان کے تعلقات پر نظر ثانی تو پہلے ہی متوقع تھی۔ دولت مشترکہ میں پاکستان کی حیثیت اور درجہ میں تبدیلی کا وعدہ۔ خود خواجہ ناظم الدین کی حکومت نے بھی کیا تھا۔ توقع کی جارہی ہے کہ نئی حکومت۔ اس سلسلے میں مساعی کی رفتار کو تیز کر دے گی۔ عوام کی رائے کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ شدت سے اس بات کے حق میں ہیں کہ برطانوی تاج کے ساتھ پاکستان کا تعلق اسی نہج پر استوار ہونا چاہیئے۔ جس نہج پر بھارت نے اپنا تعلق استوار کیا ہے۔

مبصرین کا خیال ہے کہ اگر اس تبدیلی کے زیر عمل آنے میں مزید تاخیر ہوئی تو یہ امر پاکستانی عوام کے لئے ناقابل برداشت ہوگا۔ نئے دستور کی تدوین تک توقف بے معنی ہے۔ اس سلسلے میں کہا جارہا ہے کہ مجلس دستور ساز عارضی دستور میں ترمیم کر کے اس تبدیلی کو ممکن بنا سکتی ہے۔

امریکہ: غذائی بحران دور کرنے اور پاکستان کے وسائل کو ترقی دینے میں امریکہ نے امداد کی جو پیشکش کی ہے اس سے دونوں ملکوں کے تعلقات اور زیادہ گہرے ہونے میں بہت مدد ملی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پاکستان اس امر کا خیال رکھتے ہوئے کہ اسکی اپنی خودمختاری پر آنچ نہ آئے امریکہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات بڑھانے کی پوری پوری کوشش کرے گا۔

مغربی یورپ: سابقہ تجربات سے مغربی یورپ کے ممالک کے ساتھ تعلقات بڑھانے کی اہمیت اور زیادہ واضح ہوگئی ہے۔ اقتصادی بحران پر قابو پانے کی حالیہ جد و جہد میں یہ ملک کار آمد دوست ثابت ہوئے ہیں۔ یہ صنعتی اور معدنی وسائل کو ترقی دینے میں بھی پاکستان کی بہت امداد کر سکتے ہیں۔

جاپان: جاپان کو افق مشرق پر ایک ابھرتے ہوئے تارے سے تشبیہ دی گئی ہے اور دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کے متعلق مبصرین کا خیال ہے کہ اس سے دونوں ہی کو بے پناہ فائدہ پہنچے گا۔ پاکستان جاپانی اشیاء اور صنعتی سامان کے بڑے خریداروں میں سے ہے اور بھاری مقدار میں اپنی زرعی پیداوار جاپان کے ہاتھ فروخت کرتا ہے۔

مشرق وسطیٰ: مشرق وسطیٰ ترکی اور انڈونیشیا کے ساتھ برادرانہ تعلقات میں اضافہ کرنے کی جد و جہد بدستور جاری رہے گی۔ اسلامی ملکوں کے درمیان مشاورتی نظام قائم کرنے کا مقصد بدستور پیش نظر رہے گا تاہم اس سلسلے میں فوری طور پر نئے اقدامات یا کوشش عمل میں لانے کا امکان نہیں ہے کیونکہ مشرق وسطیٰ کے ممالک آج کل بعض گھریلو اور دوسرے اہم مسائل میں الجھے ہوئے ہیں۔ اندریں حالات توقع ہے کہ زیادہ تر ان ممالک کیساتھ اقتصادی اور ثقافتی تعلقات بڑھانے پر زور دیا جائے گا۔

کمیونسٹ ممالک: کمیونسٹ ممالک کے ساتھ تعلقات کے بارے میں مبصرین کا کہنا ہے کہ اس بارے میں آغاز اور پہل کا معاملہ خود ان کی مرضی پر بچا رہے گا۔ اس عرصہ میں اس امر کا امکان ہے۔ کہ کراچی میں روسی اور چینی مدبروں کی نقل و حرکت پر جوابی رنگ کی پابندی لگا دی جائے۔ ملک کا وقار مقتضی ہے کہ اس بارے میں کامل طور پر "لین دین" کی پالیسی پر عمل کیا جائے۔ اگر ایسا ہی ہوا تو روسی اور چینی مدبروں کو دفتر خارجہ سے منظوری حاصل کئے بغیر کراچی سے باہر جانے کی اجازت نہ ہوگی۔ ہوسکتا ہے کہ پاکستان میں سفر کرتے وقت ان کی حفاظت کا بھی انتظام کیا جائے۔ حفاظت کے پیش نظر ان سے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ موٹر کار کے ذریعہ سفر نہ کریں۔

(روزنامہ ڈان یکم مئی ۵۳ء)

بین الاقوامی کشیدگی کم کرنے کیلئے روس دوسری طاقتوں کا ساتھ دیگا

ماسکو یکم مئی:۔ آج سارے روس میں یوم مئی منایا گیا روس کے وزیر دفاع مارشل نکولائی بلگینن ریڈ سکوئیر میں روسی افواج کی سلامی کی اس موقعہ پر انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بین الاقوامی کشیدگی کو کم کرنے کے لئے دوسری طاقتیں جو قدم اٹھائیں گی۔ روس ان کی حمایت کرے گا۔ روس تمام ملکوں سے کاروباری تعلقات بڑھانے کا حامی ہے۔ وزیر دفاع نے کہا۔ کہ اگر جذبہ خیر سگالی اور معقولیت سے کام لیا جائے۔ تو تمام جھگڑے پر امن طور پر طے ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ مغربی لیڈر زبان سے تو امن امن کا نام جپتے ہیں۔ لیکن اپنے عمل سے وہ اس کے بالکل الٹ ثابت کر رہے ہیں۔

پاکستان کی جانب سے اردن کو تہنیت

کراچی یکم مئی:۔ ہز ایکسیلنسی مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان نے اردن کے ہز میجسٹی شاہ حسین بن طلال کو ان کی تاج پوشی کے موقعہ پر مبارکباد کا ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔

"مجھے آپ کی تاجپوشی کے مبارک موقع پر عوام و حکومت پاکستان نیز اپنی جانب سے پرخلوص تہنیت اور دلی مبارکباد پیش کرنے میں بڑی مسرت محسوس ہو رہی ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ آپ کی دانشمندانہ رہنمائی میں اردن کے عوام ترقی کریں گے۔

میں اس موقع پر آپ کی صحت، مسرت اور عوام اردن کی خوشحالی کے لئے دعا کرتا ہوں"

معذرت

افسوس ہے کہ مطبع کی برقی رَو رک جانے کے باعث پرچہ مورخہ ۱ مئی ۵۳ء جلد ۵ عدد ۲۹ بروقت سپرد ڈاک نہیں ہو سکا۔ قارئین کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے

(منیجر)